1A

تفسیر دُرِّ منثور مترجم

جلد دوم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیر درمنثور مترجم (جلد دوم)
مصنف	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا سید محمد اقبال شاہ، مولانا محمد بوستان، مولانا محمد انور مگھالوی
	من علماء دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر نگرانی	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
	قاری اشفاق احمد خان، انور سعید، لاہور
سال اشاعت	نومبر 2006ء
ناشر	الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 31
قیمت	کامل سیٹ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-2212011-2630411۔ فیکس:۔021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

قینان بن انوش بن شیث بن آدم۔ پھر رسولوں کا سلسلہ منقطع ہوگیا یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد مبعوث ہوئے۔ سام بن نوح بھی نبی تھے۔ پھر انبیاء کا سلسلہ منقطع ہو گیا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا۔ ان کا نسب یہ ہے ابراہیم بن تارح اور تارح ہی آزر ہے بن ناحور بن شاروخ بن ارغو بن فالغ اور فالغ ہی فالغ ہے یہی وہ ہیں جنہوں نے زمین تقسیم کی بن عامر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح۔ پھر حضرت اسماعیل بن ابراہیم کو مبعوث فرمایا۔ یہ مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے اور وہاں ہی ان کو دفن کیا گیا پھر حضرت اسحاق بن ابراہیم جو شام میں فوت ہوئے اور لوط بن ہاران بن تارح حضرت ابراہیم ان کے چچا تھے اور یہ حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے۔ پھر حضرت اسرائیل۔ یہی حضرت یعقوب بن اسحاق ہیں پھر حضرت یوسف بن یعقوب پھر شعیب بن بوبب بن عنقاء بن مدین بن ابراہیم پھر حضرت ہود بن عبداللہ بن خلود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح پھر حضرت صالح بن آسف بن کماشح بن اروم بن ثمود بن جابر بن ارم بن سام بن نوح۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون جو عمران بن فاہت بن لاوی بن یعقوب کے بیٹے تھے پھر حضرت ایوب بن رازخ بن امور بن لیغزر بن عیص پھر حضرت داؤد بن ایشا بن عوید بن ناخر بن سلمون بن بخشون بن عناداب بن رام بن خضرون بن یہود بن یعقوب، پھر حضرت سلیمان بن داؤد، پھر حضرت یونس بن متی جو بنیامین بن یعقوب کی اولاد میں سے میں تھے پھر حضرت یسع جو روبیل بن یعقوب کے خاندان میں تھے پھر حضرت الیاس بن بشیر بن عاذر بن ہارون بن عمران پھر حضرت ذوالکفل جن کا نام عویدیا تھا جو یہود بن یعقوب کی اولاد میں سے تھے۔ حضرت موسیٰ بن عمران اور حضرت مریم بنت عمران جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں، کے درمیان ایک ہزار سات سو سال کا عرصہ حائل ہے۔ دونوں ایک خاندان سے تعلق نہیں رکھتے تھے پھر حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوئے۔ تمام وہ انبیاء جن کا ذکر قرآن حکیم میں ہے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت لوط، حضرت ہود اور حضرت صالح عربوں میں سے صرف پانچ انبیاء گزرے ہیں۔ حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت اسماعیل، حضرت شعیب اور حضرت محمد ﷺ ان کو عرب اس لئے کہتے ہیں کیونکہ ان پانچ کے علاوہ کسی نبی نے عربی زبان میں گفتگو نہیں کی۔ اسی وجہ سے انہیں عرب کہتے ہیں۔

امام ابن منذر، طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ تمام انبیاء بنو اسرائیل میں سے ہو گزرے ہیں مگر دس۔ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے دو نام ہوں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یعقوب کا دوسرا نام اسرائیل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرا نام مسیح تھا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا عرصہ ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان ہزار سال کا عرصہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا عرصہ ہے حضرت موسیٰ اور حضرت

عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان چار سو سال کا عرصہ ہے۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان چھ سو سال کا عرصہ ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت اعمش رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار نبی ہوئے ہیں۔

امام حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا عرصہ ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان ہزار سال کا عرصہ ہے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان سات سو سال کا عرصہ ہے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پندرہ سو سال کا عرصہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی کے درمیان چھ سو سال کا عرصہ ہے (1)۔

امام ابن منذر نے حضرت وائل بن داؤد رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا) کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کئی دفعہ گفتگو کی۔

امام ابن مردویہ اور طبرانی نے حضرت عبد الجبار بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابو بکر بن عیاش رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس نے کہا میں نے ایک آدمی کو یہ پڑھتے ہوئے سنا وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا تو اس آدمی نے کہا یہ تو کسی کافر نے کہا ہے۔ میں نے اعمش پر پڑھا۔ اعمش نے یحییٰ بن رثاب پر، یحییٰ بن رثاب نے ابو عبد الرحمٰن سلمی پر، ابو عبد الرحمٰن نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ پر پڑھا وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا۔ بیہقی نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں مگر عبد الجبار کو میں نہیں جانتا جس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، وہ احمد بن عبد الجبار بن میمون ہے، وہ ضعیف ہے۔

امام عبد اللہ بن احمد نے زوائد زہد میں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت موسیٰ بن عمران رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو فرشتوں نے آسمانوں میں چکر لگایا۔ بعض بعض کے پاس گئے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ رخساروں پر رکھے ہوئے تھے۔ وہ یہ اعلان کر رہے تھے۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا وصال ہو گیا۔ اللہ کی کون سی مخلوق ہے جسے موت نہیں آتی۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾

"(بھیجے ہم نے یہ سارے) رسول خوشخبری دینے کے لئے اور ڈرانے کے لئے تاکہ نہ رہے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عذر رسول کے (آنے کے) بعد اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے (کوئی تسلیم نہ کرے تو اس کی مرضی)"۔

1۔ مستدرک حاکم، باب تواریخ المتقدمین من الانبیاء، جلد 2، صفحہ 654 (4172) دار الکتب العلمیہ بیروت